S_1996_6_245_248

عدالت عظمیٰ کی رپوٹیں 1996 ایس یو پی پی 6 ایس سی آر

صاحب سنگھ

بنام۔

پنجاب کی ریاست

13 ستمبر 1996

ایم۔کے۔مکھرجی اور ایس۔پی۔کردوکر، جسٹس

فوجداری قانون:

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987: دفعہ 5۔

ریوالور اور چھ زندہ کارتوس-بازیابی-محلے کے کسی بھی آزاد شخص نے تلاشی نہیں دیکھی-مبینہ طور پر ملزم سے اسلحہ اور گولہ بارود برآمد ہوا جس سے مہر بند نہیں کیا گیا تھا-اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں کہ ریوالور ضبط ہونے کے بعد کس کے ساتھ تھا جب تک کہ اسے آرمز ایکسپرٹ کو نہیں بھیجا گیا-پکڑا گیا: کیس کے حالات میں، ملزم معقول شک کا فائدہ اٹھانے کا حقدار تھا-آرمڈ ایکٹ، دفعہ 25۔

اپیل کنندہ کو اسلحہ 1959 کی دفعہ 25 اور دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ 1987 کی دفعہ 5 کے تحت سزا سنائی گئی۔اس لیے یہ اپیل

استغاثہ کے مطابق، اپیل کنندہ کو شک کی بنا پر گرفتار کیا گیا اور پولیس افسران کی تلاشی پر اپیل کنندہ کے دائیں ہاتھ میں رکھے بیگ سے چھ زندہ کارتوس کے ساتھ ایک ریوالور برآمد ہوا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ تلاشی دیکھنے کے لیے استغاثہ کی طرف سے محلے کے کسی بھی آزاد شخص کو طلب نہیں کیا گیا تھا؛ کہ نامزد عدالت اپیل کنندہ کو مجرم قرار دینے میں صرف پولیس افسران کے شواہد پر انحصار کرنے میں جائز نہیں تھی؛ کہ اپیل کنندہ سے برآمد شدہ اسلحہ اور گولہ بارود کو مہر بند نہیں کیا گیا تھا؛ اور یہ کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ ریوالور ضبط کرنے کے بعد کس کے ساتھ تھا جب تک کہ اسے آرمز ایکسپرٹ کو نہیں بھیجا گیا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

پکڑو:.1 تلاشی لینے سے پہلے متعلقہ پولیس افسر سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ تلاشی دیکھنے کے لیے علاقے کے کچھ آزاد اور معزز لوگوں کو طلب کرے۔کسی دی گئی صورت میں ایسا ہوسکتا ہے کہ ایسا کوئی شخص

دستیاب نہ ہو یا، اگر دستیاب بھی ہو، اس طرح کی تلاش میں فریق بننے کے لیے تیار نہ ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تلاش میں شامل ہونے کے بعد، ایسے افراد بعد میں دشمن بن جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی صورت حال میں تلاشی لینے والے پولیس افسران کے شواہد پر صرف اس بنیاد پر یقین نہیں کیا جا سکتا کہ تلاشی کو ثابت کرنے کے لیے کسی آزاد اور قابل احترام گواہ سے پوچھ گچھ نہیں کی گئی لیکن اگر یہ پایا جاتا ہے- جیسا کہ موجودہ معاملے میں- کہ متعلقہ پولیس افسر کی طرف سے اس کے ساتھ علاقے کے کچھ افراد کو شامل کرنے کی کوئی کوشش بھی نہیں کی گئی تھی جو بازیابی دیکھنے کے لیے تسلیم شدہ طور پر دستیاب تھے، تو اس سے پولیس افسر کے ثبوت کے وزن پر اثر پڑے گا، حالانکہ اس کی قبولیت نہیں۔ اپیل گزار سے مبینہ طور پر برآمد کیے گئے اور ضبط کیے گئے اسلحہ اور گولہ بارود کو پیک اور سیل نہیں کیا گیا تھا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ ریوالور ضبط ہونے کے بعد کس کے پاس تھا جب تک کہ اسے جانچ کے لیے آرمز ایکسپرٹ کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ یہ گمشدہ ربط استغاثہ کے مقدمے کو بھی کمزور کرتا ہے۔ ان تمام کمزوریوں کے لیے اپیل کنندہ معقول شک کے فائدے کا حقدار ہے۔ (247-ایف-ایچ؛ 248-اے-بی)

امرجیت سنگھ بنام ریاست پنجاب، (1995) ایس یو پی پی 3 ایس سی سی 217، پر انحصار کیا۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1992 کی فوجداری اپیل نمبر 61۔

21.12.91 کے فیصلے اور حکم سے۔ 1991 کے ایس سی نمبر 61 میں نامزد عدالت، امرتسر کی طرف سے۔

اپیل کنندہ کے لیے محترمہ نریش بکشی۔

آر۔ ایس۔ سوری کے لیے محترمہ روپندر واسو۔ جواب دہندہ کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایم کے مکھرجی، جسٹس۔ یہ اپیل 1991 کے سیشن کیس نمبر 21 میں ایڈیشنل جج، نامزد عدالت، امرتسر کے 21 دسمبر 1991 کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں اپیل کنندہ کو آرمز ایکٹ 1959 کی دفعہ 25 اور دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ 1987 کی دفعہ 5 کے تحت سزا سنائی گئی ہے۔

استغاثہ کے مقدمے کے مطابق 12 مئی 1990 یا 12:30 بجے کے قریب جب چھہرتا پولیس اسٹیشن (پی ڈبلیو 3) کے انسپکٹر گرمیت چند سب انسپکٹر رتن لال (پی ڈبلیو 2) اور دیگر پولیس اہلکاروں کے ساتھ بولے دی بامبی کے قریب گشت پر تھے تو انہوں نے اپیل گزار کو شک کی بنا پر گرفتار کر لیا اور تلاشی کے

دوران اس کے دائیں ہاتھ میں رکھے بیگ سے چھ زندہ کارتوس کے ساتھ ایک ریوالور برآمد ہوا۔

اپیل کنندہ نے مذکورہ الزام میں قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی اور اس کا دفاع یہ تھا کہ اسے اس کے پڑوسی سیوا سنگھ کے کہنے پر جھوٹا پھنسایا گیا تھا۔

اپنا مقدمہ ثابت کرنے کے لیے استغاثہ نے چار گواہوں سے پوچھ گچھ کی جن میں سے ضلع مجسٹریٹ امرتسر کے دفتر میں کلرک منوہر لال (پی ڈبلیو 1) نے آرمز ایکٹ کے تحت اپیل گزار پر مقدمہ چلانے کے لیے دی گئی منظوری کو ثابت کیا۔ پی ڈبلیو ایس۔ 2 اور 3 نے اپیل گزار کی گرفتاری اور اس سے ریوالور اور کارتوس کی بازیابی کے بارے میں بات کی اور ایک آرمر سیتل سنگھ (پی ڈبلیو 4) نے میکانکی طور پر ریوالور کی جانچ کرنے کا دعوی کیا اور اسے کام کرنے کی ترتیب میں پایا۔ ان کے شواہد کو قبول کرتے فاضل جج نے سزا اور سزا کا متنازعہ حکم ریکارڈ کیا،

سب سے پہلے اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ چونکہ استغاثہ کی طرف سے اپیل کنندہ سے اسلحہ اور گولہ بارود کی مبینہ بازیابی کو ثابت کرنے کے لیے کسی آزاد گواہ سے پوچھ گچھ نہیں کی گئی تھی، اس لیے نامزد عدالت نے اسے صرف دو پولیس افسران کے شواہد پر انحصار کرتے ہوئے مجرم قرار دینا جائز نہیں تھا۔ اس کے بعد یہ دعوی کیا گیا کہ چونکہ استغاثہ کی طرف سے یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا تھا کہ جارحانہ اشیاء کو ضبط کرنے کے بعد پیک اور سیل کر دیا گیا تھا، اس لیے ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ آخر میں یہ دعوی کیا گیا کہ پی ڈبلیو 4 کی ٹیسٹ رپورٹ سے (Ex. پی ایف) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہیڈ کانسٹیبل بیتھ سنگھ نے اپنے سامنے ریوالور پیش کیا (پی ڈبلیو 4) لیکن نہ تو اس سے پوچھ گچھ کی گئی اور نہ ہی کسی دوسرے گواہ سے یہ بتانے کے لیے کہ اسے (کانسٹیبل) پی ڈبلیو 3 سے ریوالور کیسے ملا۔

ریکارڈ کو دیکھنے کے بعد ہمیں مندرجہ بالا ہر تنازعہ میں بہت زیادہ مواد ملتا ہے۔ تلاشی لینے سے پہلے متعلقہ پولیس افسر سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ تلاشی دیکھنے کے لیے علاقے کے کچھ آزاد اور معزز لوگوں کو طلب کرے۔ کسی دی گئی صورت میں ایسا ہوسکتا ہے کہ ایسا کوئی شخص دستیاب نہ ہو یا، اگر دستیاب بھی ہو، اس طرح کی تلاش میں فریق بننے کے لیے تیار نہ ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تلاش میں شامل ہونے کے بعد، ایسے افراد بعد میں دشمن بن جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی صورت حال میں تلاشی لینے والے پولیس افسران کے شواہد پر صرف اس بنیاد پر یقین نہیں کیا جا سکتا کہ تلاشی کو ثابت کرنے کے لیے کسی آزاد اور قابل احترام گواہ سے پوچھ گچھ نہیں کی گئی لیکن اگر یہ پایا جاتا ہے-جیسا کہ موجودہ معاملے میں- کہ متعلقہ پولیس افسر کی طرف سے اس

کے ساتھ علاقے کے کچھ افراد کو شامل کرنے کی کوئی کوشش بھی نہیں کی گئی تھی جو بازیابی دیکھنے کے لیے تسلیم شدہ طور پر دستیاب تھے، تو اس سے پولیس افسر کے ثبوت کے وزن پر اثر پڑے گا، حالانکہ اس کی قبولیت نہیں۔ اس کے بعد ہمیں ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ مبینہ طور پر اپیل کنندہ سے برآمد کیے گئے اور ضبط کیے گئے اسلحہ اور گولہ بارود کو پیک اور سیل نہیں کیا گیا تھا۔ امرجیت سنگھ بنام ریاست پنجاب، (1995) 3 ایس سی سی 217 میں اس عدالت نے مشاہدہ کیا ہے کہ موقع پر ریوالور کو سیل نہ کرنا ایک سنگین کمزوری ہے کیونکہ ہتھیار کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ ریکارڈ سے ہمیں مزید پتہ چلتا ہے کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ریوالور پی ڈبلیو 3 کے قبضے کے بعد کس کے پاس تھا جب تک کہ اسے کانسٹیبل بیتا سنگھ کے بذریعے جانچ کے لیے آرمز ایکسپرٹ کو نہیں بھیجا گیا۔ یہ گمشدہ ربط استغاثہ کے مقدمے کو بھی کمزور کرتا ہے۔ ان تمام کمزوریوں کے لیے ہمارا خیال ہے کہ اپیل کنندہ معقول شک کے فائدے کا حقدار ہے۔

لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور اپیل کنندہ کے خلاف سزا اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ اپیل کنندہ، جو ضمانت پر ہے، کو اس کے ضمانت بانڈ سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔ جرمانہ، اگر ادا کیا جائے تو اسے واپس کر دیا جائے۔

وی ایس ایس۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24